تم سے توڑوں تو کس سے جوڑوں؟

بارگاہ رسالت میں التجا والتماس

ہر ہر عضو گرا ہوا تھا، چلنا پھرنا تو دور کی بات ہے، قسم ہے اس خدائے زندہ و توانا کی، جو مردوں سے زندوں کو اور زندوں کو مردوں سے نکالتا ہے کہ ایک سکنڈ دو سکنڈ کے لئے بھی بیٹھنے کی آرزو جس سیاہ بخت کے لئے مہینوں سے صرف آرزو بنی ہوئی تھی، بخت کی بیداری کے بعد دیکھا جارہا تھا، کہ اب وہ اٹھ رہا ہے، اٹھتا چلا جا رہا ہے، جس کی موت کا فیصلہ کیا جاچکا تھا۔ وہ دوبارہ گویا زندوں میں پھر شریک کردیا گیا ہسپتال والوں نے چند ہی دنوں بعد حکم دے دیا کہ اب یہاں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حکم کی تعمیل کی گئی، پھر آگے کیا قصے پیش آئے ان کی تفصیل غیر ضروری ہے شعور اور احساس میں ایک خیال کے سوا دوسرا خیال یا ایک جذبہ کے سوا دوسرا کوئی جذبہ باقی نہ رہا تھا۔ اس زمانے میں بہار میں تھا، بہار کی دیسی آبادی جو دیہاتوں میں رہتی ہے ایک خاص قسم کی زبان بولتی ہے۔ اس زبان میں اور کچھ ہو یا نہ ہو، لیکن التجا والتماس کے لئے اس کا پیرایہ حد سے زیادہ موزوں اور مناسب ہے، بے ساختہ اسی زبان میں کچھ مصرعے ابلنے لگے، سن کر تو اردو زبان کے سمجھنے والے بھی اسکو شاید سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن اردو زبان کے املائی حدود میں مگدھی یا بہاری زبان مروجہ کے ان الفاظ کو لانا دشوار ہے۔ کتابی شکل میں صحیح طور پر جیسا کہ چاہئے شاید وہ سمجھے بھی نہیں جاسکتے لیکن غرض چونکہ اسی زبان میں کیا گیا تھا۔ بجنسہ ان ہی الفاظ کو (نیچے) نقل کردیتا ہوں ——— "درشن" کی آرزو اس عجیب و غریب اضطراری نظم کی روح تھی، بہار کے نائب امیر شریعت مولانا سجاد مرحوم اگرچہ بظاہر

نقیہ النفس والصورت تھے۔ مگر ذاتی تجربہ کے بعد یہ ماننا پڑتا تھا کہ باطن ان کا فقیہ سے زیادہ فقیر تھا۔ قرابت کے تعلقات کی وجہ سے گیلانی بھی کبھی تشریف لاتے تھے اسی زمانہ میں اتفاقاً ان کی تشریف آوری ہوئی، اس نظم کے سننے کا موقعہ ان کو بھی ملا، سنتے جاتے تھے، اور روتے جاتے تھے، خصوصیت کے ساتھ اس بند پر تڑپ تڑپ گئے، ہچکیاں ان کی بندھ گئیں، یعنی دوسرا بند۔

تمری دوار یا کیسے چھوڑوں   تم سے توڑوں تو کس سے جوڑوں
تمری گلی کی دھول بٹوروں   تم رسے نگر میں دم بھی توڑوں

جی کا اب ارمان یہی ہے
اٹھوں پھر اب دھیان یہی ہے

"تم سے توڑوں تو کس سے جوڑوں" اس استفہامی مصرعہ کو بار بار دھراتے اور بے قرار ہو ہو کر بلبلاتے، اور ہے بھی یہ سوال کچھ اس قسم کا، آج انسانیت زمین کے اس خاکی کرّے پر تڑپ رہی ہے۔ زندگی کا مطلب کیا ہے۔؟ اس سوال کو حل کرنا چاہتی ہے۔ ایک ڈیڑھ صدی کے سوا خود ہی سوچئے کہ دنیا میں کون سا آستانہ ایسا باقی رہا ہے، جہاں واقعی اس سوال کے جواب کی صحیح توقع کی جائے۔؟ اس تنہا واحد آستانے سے ٹوٹنے والا خود سوچے کہ کہاں جائے گا۔ کن کے پاس جائے گا۔ موسیٰ ہوں یا عیسیٰ، ابراہیم ہوں، یا یعقوب علیہم السلام یا ان کے سوا کوئی اور اس راہ کے ان سب راہبروں نے اپنے اپنے وقتوں میں جو راہ پیش کی تھی۔ جب وہ ساری راہیں مسدود ہو چکی ہیں، تاریخ جانتی ہے کہ ڈھونڈھنے والوں کو ان بزرگوں کی بتائی ہوئی راہ نہیں مل سکتی، تو اب دنیا کہاں جائے۔ اور اس کے سوا کہ جلوۂ ات تعبیر خواب زندگی (اقبال) کا فیصلہ کرتے ہوئے "تم سے توڑوں تو کس سے جوڑوں" کہتا ہوا اسی چوکھٹ کے ساتھ چمٹ جائے جس کے سوا شہادت والوں کو غیب تک پہنچنے اور پہنچانے کا کوئی دوسرا ذریعہ باقی نہیں رہا ہے۔ (مناظر احسن گیلانی)

پیارے محمدؐ جگ کے سجن   تم پر واروں تن من دھن
تمری صورتیا من موہن   کبھیو کرا ہو[1] تو درشن

جیا[2] کلپٹے دلوا ترسے
کرپا کے بدرا[3] کبھیا[4] برسے

---

[1] کبھی کرا دیجئے [2] کڑھتا ہے دل [3] بادل [4] کب

تری دواریا کیسے چھوڑدوں　　　تم سے توڑوں تو کس سے جوڑدوں
تری گلی کی دھول بٹوروں　　　ترے نگر میں دم بھی توڑوں

جی کا اب ارمان یہی ہے
اٹھوں بھراب دھیان یہی ہے

صلی اللہ علیک نبیا　　　ترے دوارے آیا دکھیا
بھنیا اکی پکڑ دھو راجا　　　اپنے حسین و حسن کا صدقا

ڈھوا گھریں ناؤ کو اس کے
اب نہیں ہم ہیں اپنے بس کے

ہیں پہ آکے پاداں دھرہو　　　بیت کی اگیا من میں بھرہو
بھدر ہوا پہ تنی کرپا کرہو　　　سینو میں الیشن کر گجر ھو

راجا تری دیوڑھی بڑی ہے
رحمت ترے نام پڑی ہے

اندھرا کے تم رسیا بتاہو　　　ہردے کا اِ اکے جوت جگاہو
ڈگریں پہ اپنے اکو چلاہو　　　بودھا کے تم بُدھی بناہو

کھینچو اکو پاپ نرکھ سے
دھو دیہو کالیکھ منھ کا اکے

ترے پیا کی اونچی اٹریا　　　ہمری نے ہی داں پہ گجریا
تبلا تبلا رہی نجبریا　　　پکھلی ہے اک تری دواریا

ان کھر بتوا ترے سے چلی ہے
کھوجوا بھی ان کا ترے سے ملی ہے

پی کی بتیا تم ہی سے لیہو　　　ان کھر بتیا تم ہی سے سی ہو
ہمنی کے نندیا سے تم جگے لیہو　　　مرل تھلبئی تم ہی سے جلے لیہو

دھرمی بھے لوں تم ری بتیا سے
کمتی بھی ہو ای ری تری دوروا سے

---

۱ بازو ۲ موج عظیم ۳ پاؤں ۴ حد درجہ بدبخت ۵ ذرا ۶ مہربانی ۷ کیجئے ۸ ایسا ۹ کرگذریئے۔ ۱۰ اندھے کو ۱۱ بتائیے ۱۲ قوتِ باطنی ۱۳ راستہ ۱۴ بیوقوف کو ۱۵ دانش مند بنا دیجئے۔ ۱۶ سیاہی ۱۷ بیشک بیشک ۱۸ نظر ۱۹ دکھیں ہوئی ہے۔ ۲۰ ان کا ۲۱ پتہ ۲۲ سراغ ۲۳ خط ۲۴ باتیں ۲۵ جگایا ۲۶ مرے ہوئے تھے ۲۷ مومن ہوئے۔ ۲۸ مہربانی سے ۲۹ نجات بھی ہوگی ۳۰ آپ کی ہی دعا سے۔ ۳۱ جلایا۔